سوال

(26)انسان اور روح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انسان کے ساتھ ارواح کا تعلق کس طرح ہے اس کے متعلق بحث کریں اور ہم کو حقیقت سے آگاہ فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسانی روح اس طرح ہے جس طرح انسانی جسم کپڑوں میں ہے ۔جس طرح کپڑے انسانی جسم کے اوپر پہنے ہوئے ہوتے ہیں اسی طرح سمجھیں کہ یہ خاکی جسم روح کے اوپر اس طرح ڈھانپا ہوا ہے اور اس روح کو بھی اس ظاہری جسم کے موافق صورت ملی ہوئی ہے یعنی روح محض ہوا نہیں ہے بلکہ ایک لطیف وباریک صورت والی چیز ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ قرآن واحادیث میں وارد ہے کہ فرشتے انسانی روح قبض کر کے جنت یا جہنم کے کفن میں اس کو لپیٹتے ہیں اگر روح کوئی چیز نہ ہوتی تو اس کو جنتی یا جہنمی لباس میں ڈھانپنے کا کیا مطلب ؟اس کے بعد حدیث میں ہے کہ انسانی نظر اس وقت اپنے روح کا تعاقب کرتی ہے اگر روح کوئی محسوس چیز نہ ہوتی تو انسانی نظر آخر کس چیز کا تعاقب کرتی ہے ؟اس کے بعد احادیث میں ہے وہ روح عالم برزخ میں پہلے والوں سے ملتی ہے ،پہلے والے انسان نووارد روح سے دنیا والوں کا حال احوال پوچھتے ہیں ۔اگر روح کو کوئی صورت نہ ہوتی تو آخر پہلے پہنچے ہوئے انسان اس تازہ روح کو کس طرح پہچانتے ہیں اور یہ نووارد روح ان کو کس طرح پہچانتی ہے کہ یہ میرے فلاں عزیز یا دوست ہیں؟ ضرور ان ارواح کو کوئی جانی پہچانی صورت ملی ہوئی ہے جس کو دیکھ کر وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور حال احوال کرتے ہیں ۔شہیدوں کے لیے تو حدیث میں آتا ہے کہ ان کو سبز پرندوں کی صورت میں جنت میں رکھا گیا ہے جہاں وہ اللہ کا دیا ہوا رزق حاصل کر رہے ہیں بس آپ کے سوال کا جواب اسی میں ہے ۔یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک تو اپنی اپنی قبروں میں مدفون ہیں لیکن ان کے پاک اور طیبہ ارواح کو ضرور کوئی نہ کوئی صورت ملی ہوئی ہوگی اور وہ ارواح طیبہ آسمانوں پر اپنے اپنے مقام پر ان صورتوں میں موجود ہیں لہذا آپ ﷺ کی ملاقات بھی ان کو دی ہوئی صورتوں کے ساتھ سوائے حضرت عیسی علیہ السلام کے ،کیونکہ وہ وہاں پر اپنے جسم اطہر کے ساتھ موجود تھے پھر جس طرح دوسرے مسلمانوں کی ارواح مرنے کے بعد آپس میں ملتے ہیں اور حال احوال لیتے ہیں اس طرح اگرچہ کسی بھی انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی اور ان کے ساتھ گفتگو ہوئی جب کہ عام مومنوں کے ارواح کی بھی یہی حالت ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور حال احوال پوچھتے ہیں ۔تو انبیاء کی ارواح کو بوجہ اتم واعلی یہ سعادت اور صورت حال حاصل ہے لہذا ان کی اس ملاقات وگفتگو میں نہ کوئی بعد ہے نہ استحال نہ عجب اور نہ ہی کوئی غرابت اور ویسے بھی اللہ سبحانہ وتعالی کی قدرت کے آگے اس کے بارے میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا رب کریم سب کچھ کر سکتا ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

بعینہ اسی طرح ان انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح بیت المقدس میں لائی گئی اور ان تمام ارواح نے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ۔(جس طرح احادیث میں وارد ہے)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ](#)

صفحہ نمبر202

محدث فتویٰ